نہیں تو پھر اپنی پوزیشن واضح کرنے کے لیے اس واقعہ کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کریں اور اس میں ملوث خواتین پر لعنت ملامت کریں۔ قرار واقعی سزا دلوائیں تاکہ روشن خیالی کا غلط مفہوم دور ہو جائے۔ ورنہ لوگ یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ روشن خیالی کا مطلب منکرات، خلاف اسلام، خلاف فطرت کام ہیں۔ جس کی سرپرستی صدر مملکت فرما رہے ہیں۔

امید ہے صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان یہ الزام اپنے سر نہیں لیں گے اور ایسے بدقماش لوگوں سے برأت کا اظہار فرمائیں گے۔

اساتذہ کرام کے جائز مطالبات

تدریس ایک مقدس پیشہ ہے۔ اس سے وابستہ افراد ہر معاشرے میں قدر کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اساتذہ، بچوں، نونہالوں اور جوانوں کی تربیت میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ جس قوم کے اساتذہ بیدار مغز اور محنتی ہوں وہ قوم ترقی کے زینے طے کرتی ہے۔

معاشرے میں آنے والی تبدیلیوں سے اساتذہ بھی متاثر ہوتے ہیں۔ خصوصاً کمر توڑ مہنگائی میں یہ طبقہ سب سے زیادہ پریشان ہوتا ہے۔ کم تنخواہوں پر گزارہ کر کے اپنی سفید پوشی برقرار رکھتے ہیں اور اپنے فرائض پوری محنت سے ادا کر رہے ہیں۔

گذشتہ بجٹ میں وزیراعظم پاکستان نے تمام اساتذہ کے تعلیمی معیار کے مطابق الاؤنس کا اعلان کیا تھا۔ باقی تمام صوبوں نے اس کے مطابق یہ الاؤنس ادا کر دیئے ہیں۔ جبکہ صوبہ پنجاب میں اب تک اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا اور طرح طرح کے بہانے تراشے جا رہے ہیں۔

پڑھا لکھا پنجاب کا نعرہ بھی اپنے معانی کھو چکا ہے اور حالات سے باخبر لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے.....؟ تعلیم کی زبوں حالی کا اندازہ سرکاری سکولوں کی عمارتوں سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ اب رہی سہی کسر اساتذہ کرام کے ساتھ ناروا اور امتیازی سلوک نے پوری کر دی ہے۔ اساتذہ نے اپنے جائز مطالبات کے حق میں مظاہرے کیے ہیں۔ تعلیم کا علامتی بائیکاٹ کیا اور اب پرائمری اور مڈل کے امتحانات نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے اور حکومت پنجاب سے بھرپور مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان کے جائز مطالبات تسلیم کر لیں تو وہ پوری تندہی اور لگن کے ساتھ اپنا کام جاری رکھیں گے۔

پرائمری اور مڈل کے طلبہ الگ پریشان ہیں۔ گرمی کی شدت میں بچے امتحانی مراکز میں پہنچتے ہیں۔ لیکن امتحانات نہ ہونے کی وجہ سے وہ واپس لوٹ جاتے ہیں۔ جس سے بچوں کو ذہنی اذیت پہنچتی ہے۔ بعض جگہوں پر نامکمل امتحان لیے گئے اور سوالیہ پرچے قبل از وقت منظر عام پر آئے اور اخبارات کی زینت بن گئے۔ اس کے باوجود یہی پرچے طلبہ کو حل کرنے کے لیے دیئے گئے۔ پرائمری کے امتحانات اب مذاق بن چکے ہیں۔ ایک خبر کے مطابق تمام بچوں کو بغیر امتحانات کے پاس کیا جا رہا ہے۔ کس قدر دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ صرف اساتذہ کے مطالبات کو نامنظور کرتے ہوئے بعض ناعاقبت اندیش لوگ تمام تعلیمی نظام کو برباد کر رہے ہیں اور پڑھا لکھا پنجاب کا نعرہ محض ایک خواب بن کر رہ گیا۔ اب جبکہ مڈل کے امتحانات سر پر

ہیں اور شنید ہے کہ یہ امتحانات بھی ملتوی کیے جا رہے ہیں۔
ہم پنجاب کے وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی جو کہ علم دوست اور اساتذہ کرام کے مقام و مرتبے سے بخوبی آگاہ ہیں' سے گزارش کریں گے کہ وہ اس مسئلہ میں ذاتی دلچسپی لیں اور پوری ہمدردی سے اس کو حل کریں۔ اسے انا کا مسئلہ نہ بنائیں تا کہ آپ کی خواہش ''پڑھا لکھا پنجاب'' کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکے۔

سانحہ کراچی

12 مئی 2007ء کا دن بھی پاکستان کی تاریخ میں اب ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور مورخ اس خون آشام اور سیاہ ترین دن کے واقعات لکھتے ہوئے خود بھی خون کے آنسو بہائے گا۔ یہ دن جو آج بعض قائدین اور سربراہان کی بداعمالیوں اور سیاہ اور تاریک کھاتوں میں رقم ہو چکا ہے' اب اس کا جواب یوم حساب کو بہر حال دینا ہوگا۔ جب پوچھا جائے گا بای ذنب قتلت جب ان کے اعمال نامے ان کے ہاتھ میں پکڑائے جائیں گے' پھر یہ نادان واویلا کریں گے' یٰلیتنی لم اوت کتٰبیہ۔
یہ دن تاریخ کا سنہری باب بھی بن سکتا تھا اگر قائدین ہوش مندی' حکمت اور بصیرت سے کام لیتے اور اس ہولناک کھیل کے انجام سے باخبر ہوتے۔ مگر طاقت کے گھمنڈ میں یہ افسوس ناک فیصلہ کیا گیا اور اپنی قوت کے اظہار میں معصوم' بے گناہ لوگوں کا قتل عام کیا گیا اور پھر اس پر فخر' مسرت اور فتح کا اظہار بڑی رعونت سے کیا گیا۔
چند شر پسندوں' دہشت گردوں کی تخریب کاری' ہلڑبازی' قتل و غارت کو عوام کی طاقت قرار دے کر اپنے کھاتے میں ڈالا اور ڈھول کی تھاپ پر خوشی و شادمانی کا اظہار کیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔
12 مئی کا دن ان تمام لوگوں کے لیے بھی سوالیہ نشان ہے' جو ایم کیو ایم کو محب وطن اور قومی جماعت قرار دیتے رہے اور ان کی پاکیزگی کا سرٹیفکیٹ جاری کرتے رہے ہیں۔ امید ہے اس ہولناک اور خونیں مناظر نے ان کی آنکھیں کھول دی ہوں گی اور اپنے سابقہ طرزِ فکر اور فیصلوں پر خود بھی شرمندہ اور کبیدہ خاطر ہوں گے۔
کراچی کے عوام بلاشبہ محب وطن اور پر امن شہری ہیں' لیکن ایک مدت سے ایم کیو ایم کے ہاتھوں یرغمال بنے ہوئے ہیں اور 12 مئی کے واقعات پر نہایت افسردہ اور غمزدہ ہیں۔
یہ اندوہناک واقعات ایسے ہی ظہور پذیر نہیں ہوئے' بلکہ اس کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی ہے اور پورے شہر کو آگ اور خون میں نہلا دیا گیا۔ نہ پولیس حرکت میں آئی اور نہ ہی رینجرز طلب کی گئی۔ لیکن شہر کی بربادی اور تباہی کے بعد ہوش میں آنے کا کیا فائدہ اور متاثرین کے لیے ہمدردی کے الفاظ ادا کر رہے اور یہ سمجھ لیا کہ حق ادا ہو گیا۔
بہت ہی اچھا ہوا کہ سندھ ہائیکورٹ نے 12 مئی کے سانحہ کا از خود نوٹس لے لیا ہے اور اس کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ ہم بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ مجرموں کو کٹہرے میں لایا جائے اور قرار واقعی سزا دی جائے۔ مجرم کتنے ہی بااثر کیوں نہ ہوں' انھیں معاف نہ کیا جائے اور ایم کیو ایم کو دہشت گرد تنظیم قرار دے کر پابندی لگائی جائے اور ان کے تمام اثاثے منجمد کیے جائیں۔